قیمت سالانہ تین روپیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۷ جون ۱۹۱۸ء | نمبر ۲۳

گلدستہ اخبار

بنک آف مدراس کی بنگلور ایجنسی کے ذریعہ سے قریب ۵ لاکھ روپیہ دوسرے جنگی قرضہ میں فراہم کیا گیا

مہاراجہ ٹراونکور نے ملک معظم کی سالگرہ کے دن دس لاکھ روپیہ قرضہ جنگ میں دیا۔

ماہ مئی میں اطالیوں نے دشمن کے ۴۵ ہوائی جہاز اور برٹش نے اٹلی میں ۴۸ ہوائی جہاز نیچے اتار لئے۔

برٹش اور اٹالین کے صرف چار جہازوں کا نقصان ہوا ہے۔

گورنر صاحب بنگال نے اعلان کیا ہے کہ شاہی سالگرہ کے ۳ بجے شام تک بنگال سے قریبا ۸ کروڑ روپیہ کی درخواستیں جنگی قرضہ کے متعلق آچکی

بنگال میں گذشتہ سال ۴۴۳۸۶۳۷ من کوئلہ برآمد ہوا۔

پادری جے۔ ایچ۔ آرسن صاحب ایم۔ ڈی جو لودیانہ میں مشنری ہیں چند ماہ کے لئے مسیحی فوج میں کپتان ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔

امسال۔ سہارنپور کنونشن کی کل آمدنی ۱۲۸۹ روپیہ ۱۳ ر۱۳ پائی اور خرچ ۸۳۱ روپیہ ۲ ر۹ پائی اور بچت ۴۵۷ روپیہ ۱۴ ر۴ پائی ہوئی۔

سہارنپور کنونشن کے میلہ منڈپ کے لئے تا حال ۷۷۵ روپیہ چندہ ہو چکا ہے۔

اس طرح سہارنپور کنونشن کے خزانچی کے پاس کل ۱۲۳۳ روپیہ ۸ ر۶ پائی جمع ہیں

پریسبٹیرین کلیسیا کی پنجاب مشن نے سہارنپور کے پادری بی۔ بی۔ داؤد کو خاص امتحان لیکر بی۔ اے کا گریڈ اور تنخواہ دیدی ہے۔

سہارنپور سیمنری کے پروفیسر پادری ولیم صاحب اور انکی میم صاحبہ جنگ کے بعد فرلو پر امریکہ کو

امسال سہارنپور تھیولاجیکل سیمنری میں سے چار طلبا کو جنہوں نے پڑہائی ختم کر کے امتحان پاس کر لیا ہے ڈپلومے ملے۔

الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے میں میسرز ڈبی۔ ایس گارڈن۔ ایس۔ پی اینڈریوز۔ سموئیل صادق۔ پی۔ ایل عاجز اور یقیہ فیلس نرنیٹ میسیح امیدوار کامیاب ہوئے۔ سب مالک مسیحی

پنجاب کے زراعتی اور صنعتی محکمہ میں اسقدر ترقی ہوئی ہے کہ ایک اور ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔

ایمپائر ڈے پر ڈیرہ بسی واقعہ ریاست کلسیہ کے جلسہ میں ریاست کی طرف سے ۸۰ رنگروٹ پیش ہوئے جن میں سے ۵۳ جوان طبی معائنہ میں پاس ہو کر فوج میں بھرتی کئے گئے۔

روس کے موجودہ حکومت والوں نے پیٹرو گراڈ ماسکو۔ کیبان اور ڈون کے علاقوں میں مارشل لا کا اعلان کردیا ہے۔

تار برقیات

دشمن ہر جگہ روکا ہوا ہے

لنڈن ۴ جون گذشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ گذشتہ رات کو اور آج جنگ پھر بڑی سختی کے ساتھ شروع ہوئی۔ جرمنوں نے تازہ فوجوں کے ساتھ دریائے آئسنے اور اورق کے درمیان دگنی صعوبت کے ساتھ حملہ کیا۔

دریائے آئمین کے شمال میں جو حملے ہوئے وہ مونٹ ڈے چاؤڈٹی پر تھے۔ جس کو ہم نے پانچویں دفعہ پھر لے لیا۔ دریائے اوئیسے اور آئمین کے درمیان جو دیگر حملے دشمن نے کئے خصوصاً وہ جو طین ساڈس ٹوڈنیٹ اور وہاں جو کے شمال میں ہوئے وہ بالکل ناکام رہے

دریائے آئمین اور آورق کے درمیان جرمنوں نے سر توڑ کوشش کی کہ ویلرس کاٹرس جنگل میں شمال اور مشرق کی جانب سے گھس جائیں۔ مگر ہماری فوجیں اس محاذ پر دشمن کی فوجوں کے مقابلہ میں ڈٹی رہیں اور ان کی پیشقدمی شکست کر دی۔ اور ان کا سخت نقصان کیا۔

ائینس کے مغرب میں مقام ہیرنانٹ اور سکونیوں کی عام لائین کے زیادہ شمال میں دشمن کو ہماری فوجیں آگے بڑھنے سے روکے رہیں ہم نے مقام فیرودس پر سختی سے بالمقابل حملہ کر کے اسکو پھر واپس لے لیا۔ دریائے

آورق اور میرن کے درمیان حالت بدستور ہے

ویمین ٹارنیڈ اس کے جنوب میں جو علاقہ ہے اُس میں فرانسیسی اور انگریزی فوجوں نے شامپلٹ کے شمال میں اپنی فتوحات کو قبضہ میں رکھا اور ۲ جون کے عرصہ میں ۲۹ جرمن ہوائی جہاز نیچے گرائے گئے اور ۱۴ کو ایسا بھگا دیا گیا کہ وہ اپنے قابو میں نہ رہے۔ دشمن کی باربرداری اور فوجی مرکزوں پر ۳۰ ٹن بھک سے اڑ جانے والے مادے پھینکے گئے۔ ہماری ہوائی جہازوں کو برباد کرنے والی توپوں نے دشمن کے اور چار ہوائی جہاز نیچے اتارے۔

فلینڈرس میں کیا حالت تھی!

لنڈن ۳ جون ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ دن۔ سر ڈگلس ہیگ کا آج رات کا مراسلہ راوی ہے فرانسیسیوں نے بیلیوں کے شمال کی جانب دشمن کی پوزیشن کو پسپا کر دیا۔ سٹرویزیل کے شمال مشرق کی جانب ۲ جون کو جو ہماری کامیاب لڑائی ہوئی اُس میں ہم نے ۲۸۸ آدمی دشمن کے پکڑ لئے اور ان کے علاوہ ہم نے ٹنکوں (تالابوں) کو ہلاک کرنے والی ایک توپ - ۳۰ مشین گن - اور متعدد خندقی توپیں لے لیں۔ ہمارے ہوائی جہازوں کے دشمن پر متعدد مورچوں پر ۱۸ ٹن بم پھینکے۔ اور سختی کے ساتھ گولہ باری کی۔ ہم نے ہوائی جنگ میں دشمن کے آٹھ جہاز ہلاک اور ۱۴ کو بے بس کر کے بھگا دیئے۔ تین انگریزی ہوائی جہاز گم ہیں۔ ہم نے گذشتہ رات لیگز سینٹ کوئینٹین اور ویلینشنس ریلوے سٹیشنوں پر آٹھ ٹن بم پھینکے۔ ہماری رات کے وقت اڑنے والی مشینیں سب کی سب صحیح سالم واپس آگئیں۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

حل طلب

نورافشاں مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۱۸ء میں جو فاضل ایڈیٹر صاحب نے نکاح کے متعلق جواب دیا ہے اس سے ہماری تسلی نہیں ہوتی۔ کیا بہتر نہ ہوگا کہ ناظرین نورافشاں میں کوئی قانون پیشہ صاحب اس کا مفصل اور مشرح جواب دیں۔

(۲) ساتھ ہی ہم مشکور ہونگے اگر کوئی صاحب مسئلہ جو ذیل سوال کا مفصل جواب دیں جو قانوناً صحیح ایک محمدی مرد اور عورت شادی شدہ ہیں کچھ عرصہ بعد مرد مسیحی ہو گیا۔ لیکن بیوی محمدی ہے۔ مگر اپنے مسیحی میاں کے ساتھ رہنے پر رضامند ہے۔ اور اس حالت میں ان کے ہاں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کیا یہ بچے جو مرد کے مسیحی ہو جانے کے بعد پیدا ہوئے وہ قانوناً ناجائز وارث متصور ہونگے۔ اور یا حلالی ہونگے کیونکہ بموجب شرح محمدی ایک کے مذہب تبدیل ہو جانے سے نکاح تو فسخ ہو گیا۔ اس کا مفصل جواب نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ایک مشکل معمہ ہے جو حل طلب ہے شاید کسی کی توجہ ابتک اسطرف مبذول نہیں ہوئی۔ جواب کا مشتاق۔ ابوالثلاثہ

اشتہار

دمہ کا قطعیہ علاج

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کیساتھ جاتا ہے پر آپ ذرہ شک نہ کریں۔ دمہ کا قطعیہ علاج میرے پاس ہے جس وقت دورہ ہو رہا ہو اور دم گھٹ کر دم نکلجانے کی نوبت ہو تو اس دوائی کی دو خوراک کھائیے اور دمہ کا خاتمہ کیجئے قیمت ۸ محصولڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر ڈاکٹر ای۔ این۔ او۔ بیڈ ابیہ - ڈاکخانہ لکھن پور۔ سرگجہ سی پی



ایڈیٹوریل نوٹس

کلیسیائی سلف گورنمنٹ ہم یہ کیوں چاہتے ہیں؟

(٢)

جب کلیسیا کے درمیان یوروپین اور ہندوستانیوں کی حیثیتوں میں غور کرتے ہیں تو اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں میں بہت بے اطمینانی نمودار ہو جاتی ہے بہت سے ایسے جوان ہیں جو اپنی تعلیم مکمل کر کے کلیسیا میں بڑے جوش کے ساتھ خدمت کیلئے آتے ہیں۔ قربانی کرنے کے لئے وہ مستعد اور تیار ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستانی خصلت میں قربانی کی طبیعت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اسی طبیعت کے سبب ہر زمانہ میں ہندوستان کے بہت سے عمدہ ترین نوجوان مراقبہ اور دعا کی زندگی بسر کرنے کے لئے جنگلوں میں جا بستے تھے۔ اسی طبیعت نے ہندوستانی شیرو آزادوں کو اپنے آپکو مطیع کر دینے یا زندہ گرفتار ہو جانے کی نسبت لڑکر جان دینے پر ہمیشہ مجبور کر دیا ہے۔ یہی طبیعت ہندوستانی بیوی کو اپنے مردہ خاوند کے ساتھ ستی ہو جانے پر مجبور کیا کرتی تھی۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ قربانی کی طبیعت جیسی ہندوستان میں موجود ہے ویسی دنیا میں کہیں اور پائی نہیں جاتی یہیں سوال لازم آتا ہے کہ وہ کونسی بات ہے جو تعلیمیافتہ ہندوستانی مسیحیوں کو کلیسیا کی خدمت کرنے سے روکتی ہے؟ جس کا جواب یہ ہے کہ ہندوستانی مسیحی اپنی قومی خودداری کو قربان کرنے پر رضامند نہیں ہے۔ یوروپین کے ماتحت ہو کر خدمت کرنے کو تو وہ رضامند ہے۔ مگر وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ یوروپین بھی اُس کے ماتحت ہو کر خدمت کریں۔ وہ راضی ہے کہ اُس پر حکومت کیجائے۔ مگر وہ چاہتا ہے باری باری میں بھی حکومت کروں۔ اپنے تمام دروازے پٹا پٹ کھولدو اور تب دیکھو کہ قابل ہندوستانی مسیحی اپنی کلیسیا کی خدمت کے لئے حاضر ہو جاویگا۔ لیکن اگر کلیسیا میں عمدہ ترین قابلیت والے ہندوستانی کے لئے جگہ نہیں ہے۔ اگر کلیسیا وہ موقع نہیں دیسکتی جس کی تعلیمیافتہ نوجوان تلاش کرتا ہے۔ اگر وہ ہندوستانی کارندے کے لئے اپنے سارے دروازے کھول نہیں سکتی تو مناسب طور پر لازم ہے کہ وہ اپنی خدمت کروانے کے لئے زیادہ مردوں اور عورتوں کو بلانے کی آواز بند کر دے۔ غیر مطمئن جوان نہ صرف کلیسیا کی خدمت سے علیحدہ ہی ہو جاتا ہے۔ بلکہ اکثر حالتوں میں روحانی اور کلیسیائی معاملات سے بے پرواہ بھی ہو جاتا ہے۔ بس اس بے اطمینانی اور بے پرواہی کا معالجہ ہی وہ امر ہے جس کے سبب سے میں کلیسیائی سلف گورنمنٹ کی تائید اور حمایت کر رہا ہوں؁

لیکن اسباب کی اور بھی زیادہ زور آور وجوہات بھی ہیں۔ کلیسیا میں سلف گورنمنٹ کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ مسیحی انصاف اس کا مقتضی ہے مسیح کے مذہب نے کبھی بھی اسبات کی حمایت نہیں کی ہے۔ کہ ایک قوم دوسری قوم پر خواہ پولیٹیکل یا کلیسیائی طور پر فرمانروائی کرتی رہے۔ بلکہ جہاں کہیں یہ مذہب گیا ہے۔ وہاں اُس نے اسیروں کو رہائی اور حلقہ بگوشوں کو آزادگی ہی دلائی ہے۔

بس یہ امر یقینی ہے کہ ہندوستانی کلیسیا میں جو موجودہ حالت ہے مذہب اُس کی ہرگز تصدیق نہیں کرتا۔ اس سوال کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ یعنی کہ ہندوستان مسیح کے لئے آہستہ آہستہ فتح ہوتا جا رہا ہے۔ مگر کن کے ذریعہ سے؟ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس تعریف کام میں مشنری بڑا حصہ رکھتے ہیں۔ لیکن اکثر صورتوں میں انکا کام خصوصاً ہدایات دینے اور نگرانی کرنیکا ہے۔ برعکس اس کے کام کا بڑا بوجھ اُن کے ماتحت کے ہندوستانی کارندوں پر پڑتا ہے۔ خواہ وہ پاسٹر ہوں خواہ کیٹیکسٹ یا مشن سکول کے استاد ہوں۔ کیا یہ افسوس کی بات بلکہ بے انصافی نہیں ہے۔ کہ اُن لوگوں کو جو کلیسیا کی خاطر اس قدر کام کرتے ہیں۔ تمام ترقی سے محروم رکھا جائے۔ اور کہ اُن میں سے کوئی بھی خواہ وہ کیسا ہی قابل اور لائق کیوں نہ ہو کسی مشن سٹیشن کا آزادانہ چارج رکھنے کی توقع نہ کرے۔ ہم ہندوستانی مسیحیوں نے ایسے اعلٰی اور افضل پوزیشنوں کی جہاں تک اُن کو کچھ سروکار ہے ناقابل حصول معارج کی قدر کرنے کی تعلیم بھی پائی ہے۔ کیا فلاں گریجوایٹ یا ماسٹر ویسا ہی اعلٰی شخص اس وقت نہیں ہے جیسا کہ وہ چند برس گذرے اُس وقت تھا جبکہ وہ کلیسیا کی خدمت میں شریک ہوا تھا؟ اگرچہ وہ کلیسیا کی خدمت کرتے کرتے بڈھا ہو گیا ہے۔ اور اگرچہ اب اُس کے بال بچے زیادہ ہو گئے ہیں تو بھی کیا اُس کو وہی یا قریباً وہی پچاس یا ساٹھ روپیہ کی قلیل تنخواہ نہیں مل رہی ہے۔ جو اُس وقت اُس کو ملتی تھی جبکہ اُس نے کام شروع کیا تھا؟ اُس نے کیسی افسردہ خاطری سے اِن مشنریوں کے سلسلہ کو دیکھا ہوگا جو عموماً ناتجربہ کار اور تازہ بتازہ کالج سے نکلکر اپنے علاقہ میں آیا ہے۔ تاکہ کلیسیا میں نہایت اعلٰی مراتب حاصل کرے جبکہ بھی

کسی مشنری کی جگہ خالی ہوتی ہے تو ہندوستانی پاسٹر کے حقوق کی کچھ پرواہ نہیں کیجاتی۔ اور اگر کوئی فراخ دل مشنری جرات کر کے اُس جگہ کے لئے کسی ہندوستانی کا نام پیش بھی کرتا ہے تو اُس کو یہی معترضانہ جواب دیا جاتا ہے کہ مشن کی مالی خدمت جو مشنری فرائض کا ایک جزو ہے کسی ہندوستانی پاسٹر کے ہاتھوں میں چھوڑی نہیں جا سکتی جبتک کہ اگر مشنریوں کی قلت کی وجہ سے وہ خالی جگہ پُر نہ ہو سکیں تو جا بجا مشن سوسائیٹیاں متعدد علاقوں کی خدمات ایک ہی مشنری کے ہاتھوں میں دیدینا پسند کرتے ہیں اور کسی ہندوستانی کو اُس جگہ پر مقرر کر دینے کا انقلابی اقدام نہیں کرتے۔

مسیحیوں اور مسیحیت کی بابت مسز اینی بیسنٹ کی رائے

مسز اینی بیسنٹ جن کے نام سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہیں وہ اگرچہ درحقیقت مسیحیوں اور مسیحی کی بڑی مخالف ہے تو بھی اُس کی ضمیر اُسے اجازت نہیں دیتی کہ دیدہ و دانستہ صداقت اور حقیقت پر تعصب اور خلاف گوئی کا پردہ ڈالے اس کی ایک نظیر یہ ہے کہ اُس نے گذشتہ سال کے اپنے ایک پرچے میں مسیحیوں اور مسیحیت کی اُس خوبی کا بیان کرتے ہوئے جو وہ ہندوستان میں سوسائیٹی کو ترقی دینے اور بے مددوں کی امداد کرنے میں ظاہر کر رہے ہیں ہندوؤں اور مسلمانوں کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی تقلید پر وائی۔ ایم۔ آئی۔ اے یعنی ینگ مینس انڈین ایسوسی ایشن بنانے کی تجویز پیش کی اور تحریک دی ہے۔ اُس کے متعلق اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اُس سے ہندوستان کے لئے مسیحی مذہب کی ضرورت اور اُس سے استفادہ کرنے کی ضرورت اور دیگر مذاہب کے مقابلہ میں مسیحی مذہب کی فوقیت اور فضیلت روز روشن کی طرح نمایاں ہوتا ہے۔ وہ اقتباس یہ ہے۔

"ہندوستان میں بڑی تعداد طلبا کی ہندو اور مسلمان اور کچھ پارسی ہیں۔ مسیحیوں کی تعداد اُن کے درمیان بہت تھوڑی ہے۔ تس پر بھی مسیحی وہ لوگ ہیں جو ہندوستان کی آبادی کو وہ کچھ پہنچاتے ہیں جو مدرسوں کی جماعتوں سے باہر مجلسی زندگی ہے۔ ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن وہ ہے جہاں ہر مذہب کے طلبا داخل۔ جاتے ہیں۔ اور وہاں اُس کے ممبروں کو تفریحات اور تعلیمات دی جاتی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ کالج کے طلبا کی جانب سے سخت شکائتیں میرے پاس آتی ہیں کہ اُن کو اپنے آبا و اجداد کے مذہب کو زندہ رکھنے اور اُس سے محبت رکھنے میں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایک روز ایک شخص نے مجھے کہا کہ ہمارا کوئی گڈریا نہیں ہے۔ کوئی ہماری نہ خبر لیتا ہے اور نہ ہی مدد کرتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں اور پارسیوں کا فرض ہے کہ وہ ان اپنے ہی نوجوانوں اور نوجوان کے لڑکوں کے اور اُن کے مذہب کے بارے میں فرائض ادا کرنیکا اقدام کریں جو وہ کے لئے یہ آواز بلند چلاتے ہیں اور جن کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی ہے۔ کیا ہندوستانی جماعت کے لیڈر اس معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں نہ لیں گے۔ وہ ینگ مینس انڈین ایسوسی ایشن بنانے کا اور ضروری فنڈ جمع کرنے کا انتظام نہ کرینگے؟ ریڈنگ روم۔ لائبریری۔ تفریح خانہ۔ ورزش کے اکھاڑہ اور لکچر کمرہ کے ساتھ ایک اچھی خاصی عمارت ہونا چاہیئے۔"

• نور افشاں کی توسیع اشاعت کے نہایت سرگرمی سے کوشش کیجئے

مسیح کے نسب نامہ میں چودہ چودہ ناموں کی تین پشتوں کی قید

ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہیں کہ متی رسول نے اپنی انجیل کی عین ابتدا میں خداوند یسوع مسیح کا نسب نامہ دیتے ہوئے چودہ چودہ ناموں کی تین فہرستیں یکے بعد دیگر متواتر درج کی ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متی نے یہ انجیل اُن مسیحیوں کے لئے لکھی تھی جو یہودیوں میں سے مسیحی ہوئے تھے۔ اور جو عزت اور اعتبار یہودیوں کو داؤد کی تھی وہی یہودی مسیحیوں کی نظر میں بھی تھی۔ اور جس طرح یہودی جانتے اور مانتے تھے کہ خدا نے جس قدر وعدے داؤد سے کئے ہیں وہ سب پورے ہوئے ہیں اسی طرح یہودی مسیحی بھی جانتے اور مانتے تھے۔ عبرانی زبان میں لفظ داؤد تین حروف سے مرکب ہے اور بہ اعتبار حساب جمل ان تینوں حروف کے عددوں کی حاصل جمع چودہ ہے۔ پس اس نسب نامہ میں چودہ چودہ ناموں کے تین سلسلہ کا ہونا داؤد کے نام کے تین حروف اُن کے اعداد کی حاصل جمع چودہ ہونا کے ساتھ عجیب موافقت اور پُر معنی صنعت ہے

سکرپچر گفٹ مشن

یعنی مقدس نوشتے مفت دینے والی مشن۔ یہ مشن ۱۸۸۸ء میں قایم ہوئی تھی۔ اس کا منشا یہ ہے کہ بت پرست اور مسلمان ممالک میں اُن غیر مسیحیوں کو مقدس نوشتوں کے متفرق حصے مفت تقسیم کرے جو خرید نے کی استطاعت نہیں رکھتے یا خریدنا نہیں چاہتے۔ اس مشن میں کوئی تنخواہ دار کارندہ نہیں ہے بلکہ سارا کام مشنریوں اور دنیا بھر میں تمام مسیحی

کارندوں اور دیگر مسیحیوں کے ذریعہ سے انجام پاتا ہے۔ جو جلدیں یہ مشن شایع کرتی ہے۔ وہ نہایت خوبصورت اور دلکش ہوتی ہیں کہ بے پرواہ سے بھی بے پرواہ آدمی اُن کی طرف جھک جاتا ہے۔ اس کی اشاعت دن بدن جس سرعت کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں ۵۹۲۹۸ ۱۹۱۵ء میں ۸۲۶۸۵۶ ۱۹۱۶ء میں ۱۰۵۰۳۸۸۶ تھی قریب ...... ۲ ڈالر سالانہ اس کام میں صرف ہوتا ہے۔ جس میں سے جب جب پاک نوشتوں کے متفرق حصص کی خریداری میں خرچ کیا جاتا ہے روس۔ رومانیہ۔ ترکستان اور بیلجیم وغیرہ ممالک میں قیدخانوں۔ فوجی سپاہیوں اور ہسپتالوں وغیرہ میں کلام کی تلاوت کی جانب تاحال بہت کم توجہ کیجاتی تھی۔ مگر اس وقت انجانب خاص درجہ لوگوں کا میلان بڑے زور کے ساتھ ہے۔ اس کے

خزانچی مسٹر آئسا۔ ایس۔ وننگ
اور پادری ڈی۔ ایم۔ سٹیئرن
صاحبان ہیں جو امریکہ کی ریاستہائے متحدہ
میں رہتے ہیں

بابل اور یہودی نفرت

اکسپوزیٹری ٹائمز نامی ایک مذہبی انگریزی ماہواری رسالہ میں مسٹر جے۔ بی۔ ایس نامے ایک مسیحی عالم نے بابل سے یہودیوں کی نفرت اور خوف کا ذکر کرتے ہوئے تالمود کے ایک بیان کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں لکھا ہے کہ یہودیوں یا بنی اسرائیل کیلئے دنیا کے کسی دیگر شہر کی بجائے شہر بابل میں اسیر ہو جانا زیادہ بہتر تھا کیونکہ بابل جہنم جیسا گہرا ہے۔ اس لئے وہ شہر اسرائیل کے پاک صاف کئے جانے کے لئے موزوں جگہ تھی۔ بابل سے یہودیوں کو اس قدر سخت نفرت تھی کہ جب بابل کی اسیری سے رہائی پاکر وہ یروشلم میں واپس آگئے تھے۔ دوسری ہیکل انہوں نے تیار کر لی تھی تو اس میں خدا کے حضور پہلے پھل نذر کرنے کے لئے ہر جگہ سے پہلے پھل فلسطین میں لائے گئے تھے۔ مگر بابل سے جو پہلے پھل لائے تھے وہ نذرانہ کے لئے قبول نہیں کئے گئے تھے۔

آبدوز بم کے گولے

انگریزی اخبار سٹیٹسمین مظہر ہے کہ پانی کے اندر چلنے والی کشتیوں کی جنگ کی وجہ سے پانی کے اندر پھٹ جانے والے بم کے گولے بہت استعمال کئے جاتے ہیں ان بم کے گولوں کا وزن کم و بیش ۳ ½ من کا ہوتا ہے۔ اور اُس کو سپاہ سے و بار اس طرح پھینکا جاتا ہے کہ وہ سمندر میں پانی کے نیچے اس قدر گہرا چلا جاتا ہے جس قدر گہرا آبدوز کشتیاں نہیں جا سکتیں۔ اور وہاں جاکر یہ گر پھٹ جاتا ہے۔ یہ گولہ جس قدر گہرا جاکر پھٹتا ہے اُسی قدر زیادہ کارگر ہوتا ہے۔ جب کوئی آبدوز کشتی کسی جنگی جہاز کو (بچھیڑ کر) غوطہ لگا جاتی ہے تو سطح آب پر سے یہ معلوم کرنا ممکن ہے کہ وہ کدھر گئی ہے۔ اُس وقت یہ بم کے گولے چلائے جاتے ہیں۔ تارپیڈو تو آبدوز کشتی کو اسی وقت نقصان پہنچاتی ہے جب وہ اُس میں جا لگے۔ مگر اس بم کے لئے ضرور نہیں کہ وہ آبدوز میں لگے۔ بلکہ جب وہ پانی کے اندر پھٹتا ہے تو دور دور تک پانی کے اندر ایک بڑا زبردست تموج پیدا ہوتا ہے۔ جس کے سبب سے آبدوز کشتی یا تو الٹ جاتی ہے۔ یا اُس میں سوراخ ہو جاتا ہے سوراخ ہو جانے کی صورت میں آبدوز مجبوراً سطح آب پر آ پڑتا ہے۔ اور تب جنگی جہاز اُس کو توپ کا نشانہ بنا لیتے ہیں۔

چین میں بائبل وومن کا کام

چین میں ایک مشنری میم صاحبہ نے جو امریکن مشن سے متعلق زنانہ کام کر رہی ہیں زنانہ کام کے لئے ایک نیا طریقہ اور انتظام جاری کیا ہے جس کے ذریعہ نہ صرف انجیل کی اشاعت ہی کیجاتی ہے۔ بلکہ مستورات کو خانگی حفظ صحت کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق عمدہ اور مفید مشورہ سے مستورات کو دئیے جاتے ہیں۔ اس قسم کی زنانہ منادوں کا نام میم صاحبہ مذکورہ نے انجیل اور حفظ صحت کے رسول رکھا ہوا ہے۔ یہ عورتیں نہ تو نرسیں ہیں اور نہ ہی بائبل وومن۔ بلکہ ان کو ٹریننگ کلاسوں میں حفظ صحت اور بچوں کی خبرگیری اور امور خانہ داری کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور ساتھ ہی لگنے والی آنکھوں کی بیماریوں اور دیگر امراض کی بھی تعلیم ملتی ہے۔ بائبل کی تعلیم سال میں تین ماہ تک دیجاتی ہے۔ باقی کے نو ماہ وہ مریضوں اور ان کے رشتہ داروں کے معائنہ میں صرف ہوتی ہیں۔ جو مریض کہ ہسپتالوں میں ہوتے ہیں یا وہاں سے اپنے گھروں کو واپس چلے آتے ہیں۔ جو مریض مستورات ہسپتالوں میں سے دوا لے کر گھر آ جاتی ہیں۔ اُن کو یہ انجیل کی خادمہ جاتیں جاکر بائبل پڑھتے اور گھروں میں حفظ صحت کی تعلیم دیتی ہیں۔ ان مستورات کا یہ کام عورتوں کی خانگی زندگی اور اُن کے چال چلن اور طرز معاشرت کو بدل دینے میں خاطر خواہ بااثر ثابت ہو رہا ہے۔

کیا ہمارے ملک میں جو مستورات زنانہ کام کر رہی ہیں اور مشنوں کی طرف سے بائبل وومن مقرر ہیں انہیں بھی ان دونوں کاموں میں تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کیا مختلف جو ہندوستان میں زنانہ کام کر رہی ہیں وہ کوئی ایسا انتظام نہ کریں جس سے مستورات کو بائبل اور زنانہ حفظ صحت ہر دو کی تعلیم دیجائے۔ اور فن امور خانہ داری بھی سکھایا جائے تاکہ وہ شہروں اور دیہات میں جاکر روحانی اور جسمانی ہر دو فائدہ پہونچانے کے قابل ہوں؟ اور ایسا ہی مردوں کو بھی جہاں سینٹ اور تھیولوجیکل کالجوں میں دینی خدمات میں تیار کیا جاتا

کیا جاتا ہے۔ وہاں اُن کو حسب لیاقت و ضرورت طبی تعلیم بھی اگر دی جائے تو فایدہ سے خالی ہرگز نہ ہوگا۔ اس امر کا تجربہ ہمیں ذاتی طور پر بھی حاصل ہے کہ جو مسیحی مناد اور عورتیں ان دونوں کاموں میں کچھ نہ کچھ دخل رکھتی ہیں وہ اپنے ہموطنوں اور اہل شہر یا دیہات میں بڑے ہی کامیاب اور ہر دلعزیز اور مفید عام ہوتے ہیں۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح نہ صرف آسمان کی بادشاہی کی منادی ہی کرتا تھا۔ بلکہ ہر قسم کے بیماروں کو چنگا بھی کیا کرتا تھا۔ اُس کے منادوں کو بھی اُسی کی پیروی کرنا چاہیئے تاکہ وہ بھی روحانی اور جسمانی ہر دو طرح پر ہندوستان میں مفید ثابت ہوں۔

ہندوستان کی جرمن مشنیں قانون کے اندر

تجارت اور صنعت و حرفت کے محکمہ کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کا ذیل کا اشتہار حال ہی میں گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا ہے۔ یعنی

ذیل کی مشنیں اور مذہبی ایسوسی ایشنیں انیمی ٹریڈنگ ایکٹ (دشمن کے ساتھ تجارت کرنے کی بابت ایکٹ) بابت ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۲ کے مطابق کمپنیاں قرار دی گئی ہیں (۱) لائپزگ ایونجلیکل لوتھرن مشن مدراس (۲) ہرمنسبرگ ایونجلیکل لوتھرن مشن مدراس (۳) شلیسوگ ہولسٹین ایونجلیکل لوتھرن مشن مدراس (۴) گاسنر ایونجلیکل لوتھرن مشن صوبجات متحدہ اور بہار اور اڑیسہ (۵) دی جرمن ایونجلیکل لوتھرن مشن۔ رانچی اور بہار اور اڑیسہ۔

گورنر جنرل باجلاس کونسل مشتہر کرتے ہیں کہ جو اختیارات مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۷ کے مطابق اُن کو حاصل ہیں وہ ان مشنوں یا مذہبی ایسوسی ایشنوں کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ پر بھی حادی ہوں گے۔

جنگ کی موجودہ صورت

اتحادیوں کو علیحدہ کرنے میں جو جرمن کوشش کر رہا تھا اور اب تک کر رہا ہے اُس میں اس کو تا حال ناکامی ہوتی رہی ہے اور ایسا ہی اب بھی ہے۔ اگرچہ ایک موقعہ پر اتحادیوں کا شمار پانچ کے مقابلہ میں ایک تھا۔ توبھی اُن کی رجعت بڑی عمدگی کے ساتھ ہوتی رہی۔ اس حملہ میں گولہ باری میں کمی ہونے کے سوا کوئی اور نئی تبدیلی نہ تھی۔ ہماری پہلی لائنیں بڑی سہولیت کے ساتھ قائم ہیں۔ اور چونکہ پیادہ فوجیں کثرت کے ساتھ جمع کر حملہ آور تھیں۔ اس لئے ہم نے انکو خالی کر دیا۔ ہم نے دشمن کا جو جھنڈا ڈال دینے میں سخت کوشش کر رہا تھا بڑا بھاری قتال کیا مگر ہماری لائن غیر محسوس ہے۔ اور دشمن کو سوائے زمین نے لینے کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ہماری فوجوں کی بڑی عمدہ حالت ہے اور بڑی شانداری کے ساتھ لڑ رہی ہیں۔

قیصر سے اپیل

آرڈر آف سینٹ جان آف یروشلم جو انگلستان میں ہے۔ اُس نے اسی نام کے آرڈر سے جو جرمنی میں ہے ایک اپیل کی ہے کہ وہ قیصر اور اُس کی گورنمنٹ پر اس بارہ میں اپنا اثر ڈالے کہ وہ ہسپتالی جہازوں کی غرقابی۔ جنگی قیدیوں اور زخمیوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے اور جنیوا کنونشن کے معاہدوں کی دیگر خلاف ورزیوں کا خاتمہ کرے۔ اس اپیل میں درج ہے کہ ان امور میں قیصر کی گورنمنٹ نے ہماری مسیحی اخوت کے اعلےٰ پیمانوں اور قانون کے مطابق ہمیشہ عمل نہیں کیا۔

کتھا کے طریق کی پہلی مثال

معزز ہمعصر گرجا بہند لکھنؤ کے ۱۷ مئی کے پرچہ میں صیغہ "اخبار متعلق اشخاص" میں کسی صاحب کا یہ بیان پڑھکر بڑی خوشی ہوئی کہ "سہرا سرکٹ کی سب سرکٹ گمر نے ایک گاؤں میں بتاریخ ۲ مئی ۱۹۱۸ء کو ایک عیسائی کتھا بہت دھوم دھام کے ساتھ ایک دیہاتی بھائی کے مکان پر سات بجے شام سے ایک بجے رات تک ہوئی اس وقت ڈھولک اور باجے پر مسیحی گیت اور بھجن کے وسیلہ سے انجیل کی منادی خوب کی گئی سننے والوں کی ایک بڑی جماعت مسیحی اور غیر مسیحی لوگوں کی حاضر تھی۔ اس کتھا کے کام کو پادری ڈی۔ پی سہائے نے معہ چند مددگاروں اور روح القدس کی مدد سے کیا۔ اور آخر میں انیس اشخاص نے پادری ڈی۔ پی سہائے صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ لیا۔ یہ کتھا ایک بڑی برکت کا باعث ہوئی"۔

ہمارے خیال میں اگر اس کتھا کے عمل میں لانے کے طریق کی مفصل کیفیت درج اخبار کیجائے تو فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اغلب ہے کہ بہت سے مشنری اس طریقہ کی تقلید کریں۔ منادی کے مشرقی طریقوں میں سے یہ ایک خاص طریقہ ہے۔ جو صاحبان مشرقی طریقوں کے شیدائی ہیں وہ اس طریقہ پر عمل کر کے دیکھیں اور فایدہ حاصل کریں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں یہودی عبادتخانے

امریکہ کا ماہواری مذہبی رسالہ "ریکارڈ آف کرسچن ورک" مظہر ہے کہ جدید ترین کامیابی مردم شماری کی رو سے ریاستہائے متحدہ میں ۱۷۶۹ عبادتخانے اور ۱۰۸ ربی ہیں۔ اور تمام ملک میں ۳۴۳۰۰۰ ممبر ہیں جبکہ

ملک کی کل یہودی آبادی ۰۰۰۰۰۳ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام یہودی آبادی میں ۱۲ پیچھے ایک شخص عبادتخانہ کا ممبر ہے۔ کناڈا میں قریب یکصد عبادتخانہ اور ۱/۴ ملین کی آبادی ہیں سے صرف دس ہزار ممبر ہیں۔ اور علاوہ بریں عبادتخانوں میں حاضری بھی بہت کم ہوا کرتی ہے۔

کیا اہل جرمن قدیم یہود کی نسل ہیں؟

جرمن کا اعتقاد اور مقولہ ہے کہ وہ خدا کی چنی ہوئی قوم ہے اور جس طرح خدا نے ملک کنعان کو اس وقت سزا دینے کے لئے بنی اسرائیل کو چنا اور برپا کیا تھا اسی طرح ان کو بھی اس وقت چن لیا ہے کہ دنیا کو سزا دے۔ مگر امریکہ کا ایک اخبار راوی ہے کہ ایک یہودی ربی بڑی خفگی کے ساتھ اس امر کا انکار کرتا ہے کہ اس زمانہ کے جرمن قدیم یہودیوں کی نسل ہیں اور کہ وہ خدا کے چنے ہوئے لوگ ہیں۔ پاک نوشتے بتاتے ہیں کہ یہودی خدا کے چنے ہوئے لوگ تھے مگر ان میں اسباب کا کچھ بھی ذکر نہیں ہے کہ جرمن اُن کے جانشین ہیں۔ وہی امریکن اخبار کہتا ہے کہ ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ اُس پر بعض باتیں "خداوند نے آشکارہ کردی ہیں"۔ منجملہ اُن کے ایک بات یہ ہے کہ بعض نبوتیں قیصر جرمن کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ جنگ سنہ ۱۹۲۰ء میں ختم ہوگا۔ وہ کارسپانڈنٹ بہت سی عمدہ عمدہ باتیں بتاتا ہے۔ لیکن ہم اس امر کے قائل نہیں کہ اُس پر کوئی خاص مکاشفہ ہوا ہے یا جو تشریح وہ نبوت کی کرتا ہے درست ہے۔ کسی شخص نے کہا ہے کہ بائبل کا وہ مطالعہ کرنے والا مبارک ہے۔ جو

اور نئے درجہ کے عجوبات سے گمراہ نہیں ہوجاتا۔"

فلسطین میں جنگ

فلسطین کا ایک مراسلہ آمدہ از لندن مورخہ یکم جون مظہر ہے کہ ہم نے اپنی لائن تبتور کے جنوب اور جنوب مغرب کی جانب سے ساڑھے پانچ میل کے محاذ پر زیادہ سے زیادہ ایک اور ۳/۴ میل کے عمق میں آگے بڑھالی ہے۔ اور دو مورچوں پر قبضہ کرلیا ہے اور دشمن کے دو بالمقابل حملوں کو پسپا کرتے ہوئے اُن

کا سخت نقصان کیا۔ عربوں نے معان کے شمال کی طرف حجاز ریلوے پر نئے حملے کئے ایک سو چھبیس آدمی گرفتار اور خاص مقامات برباد کرد یئے

جنگ کی وجہ سے اگرچہ امسال بنی موسے کی زیارت کے لئے زائروں کی تعداد بہت کم تھی توبھی یہ زیارت ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگی۔ اور فلسطین کی آئندہ حالت کے لئے فال نیک ہے اس موقعہ پر یروشلم میں جس قدر مذہبی جماعتیں موجود ہیں اُن کے نمائندگان بڑے جوش اور خوشی سے یروشلم کے گورنر کی ملاقات کو آئے

اور ایسا ہی وہ بڑے بڑے مسلمان خاندان بھی جو کوہ زیتون کے ڈھلوانوں پر رہتے ہیں جہاں پر انبیا کے مقبرے جہاں حضرت موسےٰ کے رہ پیرو مدفون ہیں جنکی مسیحی مسلمان اور یہودی بڑی خوشی کے ساتھ تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔ جو دعائیں زائرین کے حق میں کی گئی تھیں انہیں فلسطین کی تمام مذہبی جماعتوں اور ملک کے موجودہ حکام کی کامیابی کے لئے بھی دعا تھی۔

ایک نئی دریافت

سکندریہ کی آرکیالوجیکل سوسائٹی کا بلیٹن مظہر ہے کہ قاہرہ (دارالخلافہ مصر) آب رسانی کے محکمہ کے متعلق کھدائی ہورہی تھی تو شہر ہیلیو پولس کے نزدیک مطاریہ نامے ایک گاؤں کے پاس یہودی امراء کے کتبے دریافت ہوئے۔ یہود خاندانوں کا اس جگہ پر آباد ہونا کچھ معنی رکھتا ہے۔ کیونکہ نئے عہدنامہ کی غیر مستند یا جعلی کتابوں میں سے ایک یعنی طفولیت مسیح کی انجیل میں لکھا ہے کہ جب یوسف اور مریم شیرخوار مسیح کو بیت اللحم سے لیکر مصر کو بھاگے جارہے تھے تو مطاریہ نامے گاؤں میں آ ترے تھے۔ اگر یہ درست ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ وہ مطاریہ میں اس لئے آترے تھے کہ وہاں پر ایک یہودی محلہ تھا۔ اس بیان سے جو ان کتبوں سے معلوم ہوا۔ یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیحی سن کی ابتدا سے پہلے بھی یہودی لوگ مصر میں آباد تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ جب ہیرودیس نے خداوند مسیح کو ہلاک کرنا چاہا تھا اور اس کی بابت کوشش بھی کی تھی جسکا ذکر متی کی انجیل میں ہے تو یوسف ہراساں ہو کر چلا گیا

ضروری التماس

نورافشاں کے ہر ایک خریدار سے نہایت ضروری التماس ہے کہ دس شریف تعلیم یافتہ مسیحوں کے نام معہ پورا پتہ کے لکھ کر دفتر نورافشاں میں بہت جلد ارسال فرما کر ایڈیٹر کو مشکور فرماویں ◆

خادم - ایڈیٹر

(ایڈیٹر مضمون نگار کی رائوں کا ذمہ دار نہیں ہے)

گلاب کا پھول

(از خاکسار رڈین - آر - داس - گریجویٹ - کرسچن کالج لاہور)

صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے زور سے تو اس مالک کو سجدہ کرنے کے لئے ایک طرف کو جھک گیا - دیکھو تو اتنا خوبصورت - تو باغ کو رونق دینے والا - اس کو زینت کا لباس پہنانے والا - تیرے سوا یہ باغ ایک اجڑا ہوا مکان نظر آوے جس کا مالک اُسے چھوڑ کر چلا گیا ہو - تو اپنے مالک کے سامنے سر جھکاتا ہے - شاباش اے میرے پیارے پھول شاباش - آ تھوڑی دیر میرے سے باتیں کر -

تو اے پیارے پھول خدا کی شان کا ظاہر کرنے والا ہے - تو اُس کے علموں کے رازوں کو کھولنے والا ہے - جب تو کلی تھا تو تو نے مجھے ایک سبق سکھایا - تو اُس کتاب کی مانند تھا جو پرانا عہدنامہ کہلاتا ہے - تجھ میں بہت بھید چھپے ہوئے تھے - وہ کلی اس گلاب کے پھول کی جواب ہے خبر دیتی تھی جب آفتاب صداقت کی روشنی تجھ پر پڑی اور روح القدس کی اوس نے تجھے نہلایا - صبح امید کو تو سویرے کے باغ میں کھل پڑا - اور اپنی نجات کی خوشبو سے باغ بیچ خود وہ کو معطر کیا -

اور ہاں اے میرے پیارے پھول تو ایک بڑا ہی بھید رکھنے والا ہے - تو جب کلی تھا تو پرانے عہدنامہ کو ظاہر کیا - جب تو پھول بنا تو تو نے عہدنامے کو روشن کیا - تو نے اُن دلوں کے دماغوں کو جن میں برائی اور ناراستی کی بدبو نے زور کیا ہوا تھا - اپنی نجات اور خوشخبری کی خوشبو سے راستی اور دینداری کا مزا دیتا ہے - اے میرے چھوٹے پھول شاباش

(۵) تیرا رنگ - لالی اور سفیدی ملی ہوئی کیا خوبصورت معلوم ہوتا ہے - اگر تجھ میں یہ لالی نہ ہوتی تو اتنا خوبصورت اور بھلا نہ معلوم ہوتا لیکن تو نے اور رنگ کیوں نہ اختیار کیا؟ تو جو ایک چھوٹا سا پھول ہے ایک عظیم کتاب کو روشن کرتا ہے - جسکا تمام دارومدار - جس کی نیو - جس کا تمام خلاصہ جس کا مدعا ایک عجیب لال شے ہے - وہ خون ہے اُس مالک کا جس نے انجیل کے پھول کو اپنی لالی سے رنگ کر اس جہان میں خوشبو دینے کے لئے بھیجا - جب تو ایک چھوٹی سی کلی تھا تو ہابیل کی قربانی سے تو نے اپنے کو رنگا - بڑھتے بڑھتے نوح اور ابراہیم اور اور نبیوں کی قربانیوں سے لالی پائی لیکن وہ لالی بھی جبکہ تو کلی تھا ظاہر نہ ہوتی تھی - صرف جھلک مارتی تھی - لیکن جب تو نے کوہ کلوری پر مالک کی تکلیف کو دیکھ کر آہ سرد بھرنے کے لئے اپنا منہ کھولا تو تیری لالی خود بخود ظاہر ہو گئی - اب تجھے اور لال ہونے کی ضرورت نہیں - اے میرے لال پھول تو بڑا عجیب ہے -

لیکن اے پیارے پھول - تو ایسا خوبصورت سب کو پیارا - پر یہ کانٹے تجھ میں کیوں پیدا ہوئے؟ ہاں معلوم ہوا - کہ تو مجھے ہر وقت بتانا چاہتا تھا - کہ اس سر پر جہاں پھول ہوتے کانٹوں کا تاج تھا - نہیں نہیں یہ میرے گناہ کے کانٹے ہیں لیکن یہ کانٹے پھول سے نیچے ہیں - اور سو بھی تو بڑا [illegible] پھول ہے - بات اصل یہ ہے کہ انجیل مقدس کے پھول کے نیچے گناہ کے کانٹے دبائے جاتے ہیں - وہ لالی کے سبب نظر نہیں آتے ہیں جب سچی ایمان کے ہاتھ سے اس انجیل شریف کے پھول کو چھوتا ہے - تو اُس کے گناہ کے کانٹے اکھڑ جاتے ہیں - اور توبہ کی آواز اُس کے منہ سے نکل پڑتی ہے - واہ کیا ہی عجیب پھول اور کیا ہی عجیب لال -

تیری نجات کی خوشبو کو سونگھ کر - تیرے خون کی لالی کو دیکھ کر اس جہان کی تتلیاں جن کی زندگی کے پر دن بیگناہ کے کاٹے اور قرمزی داغ ہیں آتی ہیں اور تجھ سے ابدی جو - اک حاصل کرتی ہیں وہ مکھیاں جن کے دماغوں سے غرور کی [illegible] ہے وہ سب تیرے پاس آکر غریب دل بن جاتی ہیں - واہ رے پھول - تیری تعریف کیا بیان کروں آہا - کیا ہی کا جھنڈا [illegible] - اب مجھے چپ چاپ اُٹھ کر چلنا چاہئے - کیونکہ یہ پھول خدائے عظیم کی درگاہ میں سجدہ کرنے کو جھک گیا ہے -

---

کرسچن ہوسٹل آگرہ

یہ بقیہ مضمون غلطی سے درج نہ ہو سکا - لہٰذا اب درج کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

لیکن تم اگر ہوسٹل کے لائق لڑکوں میں سے ہو تو کچھ نہ کچھ سبق سیکھ کر جاؤ گے -

(۱) اگر تم نے اپنے ہوسٹل کے قاعدوں کا اصلی مطلب سمجھا ہے تو تم کبھی اس کی شکایت نہ کرو گے - کہ تمہارا کمرہ تنگ ہے اور تمہارا مکان چھوٹا - بلکہ تم اس کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرو گے - اور اپنے گھر کے لوگوں کی بھی اس بات میں مدد کرو گے -

(۲) تم نے دعا کرنا اور بائبل پڑھنا سیکھا ہے - کیا یہ عادت گھر جا کر بدل جائے گی یا قائم رہے گی؟



مسٹر جون جو بسٹنے حال میں لکھا کہ ایک معمولی مسیحی کی عادت میں جو انہوں نے خود اختیار کرلی ہے کیسی ہوتی ہے وہ بیرک میں ۱۲ اور سپاہیوں کے ساتھ اکٹھے گئے۔ پہلی رات انہوں نے گھٹنے نہ ٹیکے اور پلنگ پر دعا کرلی۔ دوسری رات سب کے سامنے انہوں نے گھٹنے ٹیکا کر دعا کی۔ پھر اور دو شخصوں نے اسی نمونے کو دیکھ کر دعا کرنی شروع کی پھر تیسری رات ایک اور نے ان کے نمونے کا اثر لیا۔ کیا تم بھی اس بات کے لئے تیار ہو؟ کہ جو تم نے یہاں سیکھا ہے اسی پر عمل کروگے۔ چاہے دوسرے تمہارے کام کو پسند کریں یا نہ کریں۔

(۳) تیسرے یہ کہ ہم اس ہوسٹل کا پھل تمہاری آئندہ زندگی میں تلاش کرینگے۔ یعنے جب تم اس جگہ کو چھوڑ کر چلے جاؤگے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہاں ہم کیا دیکھیں گے۔ اس وقت ہوسٹل کا اصل نتیجہ دیکھا جا سکتا ہے کیا جو یہاں تعلیم پاتے ہیں ان کی زندگی پر کوئی پائیدار اثر اس کا موجود رہیگا؟ پہلے پہلے البتہ پرانے خیالات اور پرانی عادتوں کا اثر مضبوط اور تازہ رہیگا۔ جب تم کو کسی امداد کی ضرورت ہوگی تو تم ہوسٹل کی طرف نگاہ ڈالوگے۔ یہ تمہارا گھر ہوگا۔ اسی کے گرد تمہاری خوشیاں اور یادگاریاں جمع ہونگی۔ یہاں تمہارے پیارے دوست ہونگے۔ سکول چیپل ہی وہ جگہ ہوگی جہاں تم ہی عبادت کرسکوگے۔ یہ تم کو معلوم ہوگا کہ گویا تمہاری زندگی میں اس جگہ کے عوض کوئی اور جگہ نہیں ہوسکتی۔ مگر رفتہ رفتہ تبدیلی ضرور آسکے گی۔

ہوسٹل میں یہ تبدیلی ہوگی کہ پرانے لڑکوں کے بدلے نئے آجائیں گے اور وہ تمہارے وقت میں نئے تھے اس زمانے میں سیانے اور خاص خاص لڑکوں میں سے ہوں گے۔ لیکن کچھ تبدیلی تم میں بھی ہوگی۔ تمہارے نئے دوست ہونگے اگرچہ پرانے بھی امید ہے قائم رہیں گے تمہاری دلچسپیاں بڑھ جائینگی۔ دنیا کے بارے میں تمہارا علم زیادہ ہوجائیگا۔ اس ہوسٹل کا پھل اس بڑی ہوئی زندگی میں کیا ہوگا۔

(۱) پہلے میں امید کرتا ہوں کہ ایک برادرانہ محبت کا خیال ہوگا۔ یہاں تم نے سیکھا ہے کہ اپنی پسند کو عام بھلائی کے لئے چھوڑ دو۔ اور اپنے ہوسٹل کے نام اور بھلائی کو اپنے نام اور بھلائی سے بہتر سمجھو۔ کیا تم اسے کالج میں یا جس جماعت میں تم جاؤگے وہاں بھی اس کو لے کر جاؤگے؟

(۲) دوسرے پابندی کا خیال۔ تم نے یہاں ہوسٹل کے قاعدوں پر عمل کیا۔ مانیٹر صاحب کی باتوں کو ماننا سیکھا ہے۔ تم میں سے بعض نے مانیٹر ہوکر پہلے حکم ماننا پھر حکم کرنا سیکھا ہے اور یہ کہ جوابدہی کیا چیز ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں یہ بھی سیکھا ہے۔ کہ جس بات کو تم صحیح جانتے ہو اسے ٹھٹھے کے ڈر سے نہیں چھوڑتے ہو۔ کیا تم تب بھی حکم مانوگے؟ کیا تم تب بھی نڈر ہوکر جوابدہی پوری کروگے؟ کیا تم تب بھی ان کاموں کو جن کو تم درست سمجھتے ہو کروگے۔ چاہے وہ تمہیں ہنسی میں اڑا دیں۔ نہیں تو وہ آگ بجھنے لگیگی اور وہ پھل یقیناً نہیں پایا جائیگا۔

(۳) تیسرے خدا کی اور اس کی عبادت کی تعظیم۔ اس ہوسٹل نے بہت سی باتوں میں نمایاں ترقی کی ہے۔ مگر یہاں کی افضل تعلیم کا سب سے عمدہ ثمرہ یہاں کے چیپل کی تعظیم کا خیال ہے۔ یہ صرف چیپل کو خوبصورت بنانے ہی میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ خیال ہے جو یہاں کا ہر ایک لڑکا جانتا ہے۔ بلکہ ہر شخص جو اس ہوسٹل میں آتا ہے سمجھتا ہے کہ خدا یہاں موجود ہے اور اسکا اثر تمام ہوسٹل کے کاموں میں پایا جاتا ہے میں جانتا ہوں کہ اس کا اثر دور تک بھی پھیلا ہے ہم کالج میں بھی اس کو معلوم کرسکتے ہیں۔ سینٹ جانس چرچ میں بلکہ سینٹ پال میں بھی اسکا اثر ہوا ہے۔ جب تم دوسری زندگی میں جاؤگے اس کا کیا اثر رہیگا؟

یہ ممکن ہے کہ تمہیں خواہش اور آرزو ہوگی کہ پرانے چیپل میں جاؤ۔ اور دوسرے گرجے گھروں کو ناچیز سمجھوگے۔ کیونکہ وہ ایسے خوبصورت نہ ہونگے۔ اور ان میں عبادت ایسی تعظیم کے ساتھ نہ ہوتی ہوگی۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہوگی مگر اس چیپل کی تمام عبادتوں اور دعاؤں کا کیا یہی پھل ہوگا؟ یا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کے گھر کے لئے تمہارے دل میں سچی عزت ہوجائیگی اور جب تم یہاں سے چلے جاؤگے تب بھی قائم رہیگی۔ کیا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم میں سے خدا کسی کو بلائے گا۔ تو تم اس کے دین کی خدمت کرنے کا ارادہ کرلوگے۔ اور تم اپنی جماعت کو بھی وہی سبق سکھانے کی کوشش کروگے جسکو تم نے یہاں سیکھا ہے۔

(۴) آخر میں اس ہوسٹل کا پھل خدمت کا خیال ہونا چاہیے۔ گذشتہ چند سال سے یہاں سے کئی آدمی خدمت کے خیال سے بھرے ہوئے جاچکے ہیں۔ گو کہ ان میں سے سب تو تمہارے ہوسٹل کے رہنے والے نہیں تھے لیکن تمہارے ساتھ بہت ملتے جلتے تھے ایک صاحب

رولیفنٹ صاحب - روبنسن صاحب - بون ہٹ صاحب - ٹمبز صاحب - دینا ناتھ صاحب - لچھمن سنگھ صاحب - کرک صاحب - پریم چند صاحب وغیرہ ان کا خیال کر رہا ہوں - یہ اس ہوسٹل کے بہت عمدہ پھلوں میں سے ہیں - کیا اور بھی نام ان میں شامل ہونگے جو کون انکے قدموں پر چلیگا - کیا تم نے ان کی خدمت کے خیال کا ارادہ پایا؟

اس زمانہ میں جبکہ دیہاتوں کی سینکڑوں چھوٹی قومیں خداوند مسیح کی تلاش کر رہی ہیں کیا تم ان کی خدمت کے لئے تیار ہو؟ وہ ایسے ذلیل حقیر اور غریب ہیں اور تم ایسے امیر رہوگے پیسے میں نہیں - بلکہ تعلیم میں دوستی اور محبت میں روحانی فائدوں میں کیا تم اُن کی خدمت کے لئے تیار ہو - کیا اس ہوسٹل کا یہ پھل ہوگا؟ اگر ایسا ہو تو اس کے لئے ایسی محبت کی ضرورت ہے جو اس کی محبت سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہوگی - یعنے خداوند یسوع کی محبت - یہ اسی کی محبت کا نتیجہ ہے کہ تمہارا ہوسٹل بنا ہے - کہ تمہارا اچھا پھل آج ایسا خوبصورت نظر آرہا ہے اور اس کی محبت نے یہ پھل دکھایا ہے - تم کیا پھل دکھاؤ گے؟

غزل

خلاف رتبہ کے جاہ و حشم نہیں رکھتے
ہم اس خیال سے خیل و خدم نہیں رکھتے
ہیں بادشاہ طبیعت کے غم نہیں رکھتے
سکندر اور رکھتے ہیں دل جام جم نہیں رکھتے
ستم رسیدہ ہیں ہم کیوں ہماری حالت پر
کریم ہو کے نگاہ کرم نہیں رکھتے -
خلاف گردش دوراں - بہ حال موجودہ
یہ سر بچیر کے زمین پر قدم نہیں رکھتے
ہمارے سر میں ہے اتنا خیال مو ضعیف
کبھی دھمک کے زمین پر قدم نہیں رکھتے
کسی کو فیض نہ ہو جن کی ذات سے وہ لوگ
حیات و موت و وجود و عدم نہیں رکھتے
زہے نصیب خوشی قسمت اے ظہور انکی
جو خوش ہیں دین میں دنیا کا غم نہیں رکھتے

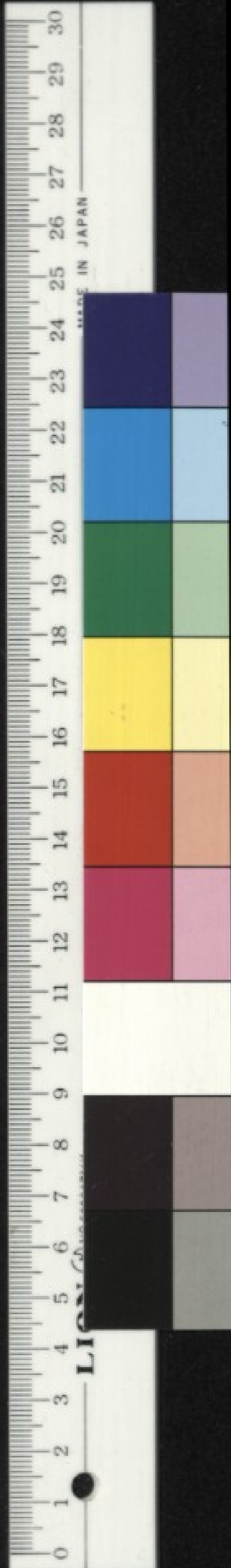
جنگ عالم

ونگیس آباد چک نمبر ۳۱۷

(از قلم پادری اے آر سالومن)

ناظرین اخبار کو معلوم ہو کہ ونگیس آباد چک نمبر ۳۱۷ ایک مسیحیوں کی بستی ہے جو کہ ضلع گوجرانوالہ میں واقعہ ہے - جس وقت جنگ پہلے پہل شروع ہوا تو یہاں کے تمام مسیحی زمیندار ہر شام کو اکٹھے ہو کر اپنے بادشاہ سلامت کی سلامتی و فتحمندی کے لئے دعا کرتے رہے اور ہمیشہ اس بات کی کوشش و فکر میں لگے رہے - کہ کس طرح پنجاب کے مسیحی اپنے بادشاہ کو اپنی وفاداری اور جان نثاری کا ثبوت دیویں - کیونکہ ابھی تک عیسائیوں کی کوئی فوج نہ تھی - اس لئے راقم نے ونگیس آباد کے مسیحیوں کی ایک درخواست ان کے انگوٹھے چھاپوں کے ہز ایکسیلنسی و ہز آنر کی خدمت میں بھیجی کہ گورنمنٹ عالیہ ہمیں جنگ عظیم میں ہم کو یاد فرماوے - اور جو خدمت کہ ہم کر سکتے ہیں کرواتے - ہم اپنی جان و مال اپنے بادشاہ پر نثار کرنے کو تیار ہیں - جن کے جواب میں ہز ایکسیلنسی و ہز آنر نے شکر گزاری کے ساتھ تسلی بخش جواب دیا -

خدا کی مہربانی زیادہ تر ولیم سکاٹ صاحب جیسے مشنری صاحبان کی کوششوں سے وہ دن جلد ہی آگیا کہ پنجاب کے مسیحی اس جنگ عظیم میں شریک ہو کر اپنی وفاداری اور جان نثاری کا ثبوت دے سکیں - اور دوسری قوموں کی طرح اپنے آپ کو پنجاب کی جنگجو قوم کہنے کا فخر حاصل کر سکیں - چنانچہ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۱۸ء کو ایک بڑا بھاری جلسہ ونگیس آباد میں منعقد ہوا جس میں پنجاب کے قریباً ۲ ہزار مسیحی نوجوان شریک ہوئے - اور گورنمنٹ عالیہ نے اپنی بڑی مہربانی سے ایک ریکروٹنگ افیسر بھیجا جو کہ جوانوں کا معائنہ کر کے گورنمنٹ کو رپورٹ کرے کہ پنجابی مسیحی فوج میں بھرتی ہونے کے لائق ہیں یا نہیں - جو جوان اس موقعہ پر پیش کئے گئے وہ صرف ونگیس آباد و مارٹن پور و ینگسن آباد و ان کے ارد گرد کے علاقہ کے تھے - اگر میں تھوڑا سا ذکر اس جلسہ کا کروں تو ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - یہ جلسہ مقررہ تاریخ پر موضع ونگیس آباد میں فراہم ہوا اور جلسے کا انتظام ونگیس آباد کی کمیٹی نے اپنے ہاتھوں میں لیا اور جلسے کی جگہ کو شاندار جھنڈیوں پھول پتیوں کے دروازوں و تنبوؤں اور شامیانوں سے آراستہ کیا اور انگریز صاحبان کے لئے کھانے کا انتظام دکھانے پینے کا نہایت دلپسند بہت عمدہ طور سے کیا گیا اور دیسی بھائیوں کیلئے بھی کھانے پینے کا انتظام چوہدری سندر داس نمبردار نے اپنے ذمے لیا تمام مہمانوں کو گوشت روٹی دیا



مسوپوٹامیہ

گزشتہ سے پیوستہ

(۲) مسوپوٹامیہ کا مستقبل

لیکن خدا نے انگریزوں کو ان کی رہائی کے لئے بھیج دیا اور ہمارے سامنے کئی ایک دلائل اس ضمن میں موجود ہیں۔ جس کی بنا پر ہم اس کے شاندار مستقبل کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

(۱) قدرتی جائے وقوع

قدرتی طور پر یہ ملک پرانی دنیا کے ہر سہ براعظموں ایشیا۔ یورپ اور افریقہ کے عین مرکز میں واقعہ ہوا ہے۔ اس وجہ سے تواریخ دنیا میں بڑے بڑے انقلابات کا باعث ہوا ہے اور ہوتا رہا اور ہونیوالا ہے ریل کی ایجاد سے پیشتر ہند اور انگلینڈ یا دیگر ممالک یورپ کے درمیان تاجروں کے قافلے دریائے فرات میں سے گذرتے تھے۔ اور یہ رستہ ہارون الرشید کے عہد میں شاہراہ سلطانی کے نام سے مشہور تھا۔ اور ان ایام میں چین واقعہ چین سے ریشم یورپ کو اسی راستے ہو کر جاتا تھا لیکن خاندان عباسیہ کے زوال۔ ترکوں کے عروج اور شکست قسطنطنیہ سے شاہراہ سلطانی بالکل بند ہوگیا۔ تب کولمبس مشرق کی ایک نئی اور مختصر راہ کی تلاش میں مغرب کو گیا اور اتفاقاً امریکہ دریافت ہوگیا

مزید برآں یہ ملک روس۔ عرب۔ فارس اور مصر کے درمیان ہونے کی وجہ سے وہ دن دیکھنے والا ہے جبکہ بڑی طاقتوں کا میدان مقابلہ واقع فرات ہوگا نہ کہ مشرق۔ تمام ملک میں دریاؤں کی کثرت۔ معدنیات کی بہتات اور زمین کی زرخیزی خزانہ قدرت کی بے بہا نعمتیں ہیں۔ دریائے دجلہ۔ فرات اور کارون بہت سا کچھ یعنی اپنے ساتھ بہا کر لاتے اور دہانہ پر پھینک دیتے ہیں۔ ان ہر سہ دریاؤں کے ڈیلٹا سے ہر سال ۸۰ فٹ ساحل سمندر خشکی بن رہا ہے۔ عالموں نے دریافت کیا ہے کہ یوں ۵ ہزار سال کے عرصہ میں دو سو میل تری خشکی میں منتقل ہوگئی ہے۔ بابل قدیم زمانہ میں ساحل سمندر پر واقعہ تھا۔ اور بصرہ کسی زمانے میں بندرگاہ تھی۔ جو کہ اب ۷۰ میل دور ہے

(۲) سر ولیم ولکاکس کی سکیم آبپاشی

قدرتی طور پر سارا ملک ایک عمدہ زرخیز اور قابل کاشت رقبہ ہے۔ ایک صاحب دورہ کا ذکر تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ موسم برسات کے عین بعد ہم ایک رات میدان میں خیمہ زن ہوئے سبزہ اور خودرو پھولدار پودے اس کثرت سے آگے ہوئے تھے کہ نہایت خوشرنگ اور دلربا جنگلی پھولوں کی وہ قسمیں صرف تنبو کے دروازے ہی کے سامنے سے جمع کریں۔ لیکن ترکی گورنمنٹ کی غلطی سے نہ تو نہریں نکالی گئیں۔ اور نہ ہی دریاؤں کے بند مرمت کئے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ پانی کی کمی سے نہیں بلکہ کثرت سے یہ ملک ناقابل کاشت ہوگیا۔

سر ولیم ولکاکس نے سکیم پیش کی ہے۔ کہ دریائے فرات دریائے دجلہ سے ۱۵ فٹ بلند ہے لہذا فرات سے نہریں نکال کر دجلہ تک کی زمین سیراب کی جاوے اور دجلہ میں جہاز رانی ہو۔ دریاؤں کے بندوں کی مرمت کے لئے گورنمنٹ نے ہزارہا مزدور لگا دیئے ہیں تاکہ جہاں سے پانی ٹوٹ کر ملک میں آوارہ پھیلتا ہے وہاں بڑے بڑے بند باندھ کر پانی کو روکے اور اس طرح جبکہ پانی کی کمی ہو تو اس بند کردہ سرمایہ پانی سے اس کی آبپاشی کرے یعنی جہاں مصر میں دریائے نیل سے فقط ایک دفعہ آبپاشی ہوتی ہے۔ مسوپوٹامیہ میں دو دفعہ ہو سکیگی۔

(۳) نوآبادی مسوپوٹامیہ

انجینیر کہتے ہیں کہ اس ملک میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ایکڑ رقبہ قابل کاشت بیکار پڑا ہے جس میں گندم۔ کپاس اور لذیذ کھجوروں کی پیداوار بہت عمدہ ہو سکتی ہے۔

گورنمنٹ انگریزی نے ۴۸ مربع میل رقبہ میں افواج مسوپوٹامیہ کے راشن کے لئے ڈیری پولٹری یعنی دودھ۔ مکھن اور مال مویشی کے فارم تیار کئے اور سبزی اور گھاس ہوتی ہے جس میں ہندوستان کے ماہران زراعت کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے خط میں لکھتا ہے کہ یہاں کی زمین ہندوستان کی زمین سے بہت عمدہ ہے۔ اور سال میں تین فصلیں پیدا ہو سکتی ہیں"۔ کیا ہی بہتر ہو کہ ہندی افواج کی جانبازی جان نثاری اور شجاعت و مردانگی کے صلہ میں گورنمنٹ ان کو اس ملک میں زمین عطا کرے۔ امید کہ اس نوآبادی کے افتتاح سے گندم اور کپاس کی قیمتوں میں بے حد کمی ہو جاویگی۔ اور ساری دنیا کا قحط ضروریات زندگی بہت کچھ دور ہو جائیگا۔ خدا کرے کہ جلد امن ہو۔ اور سر ولیم ولکاکس صاحب تا کہ آپ کو ماہر انجینیری ہونے کے رسید ہی سڑک پر چلانے میں حسب منشا کامیابی حاصل کریں یہاں پر یہ بیان کرنا موجب مسرت ہوگا کہ دریاؤں کے کناروں کی مرمت کی وجہ سے بڑی مدت کے بعد یہ پہلا سال ہے۔ جبکہ میدانوں میں سیلاب نہیں آئے

اس زمین میں علاوہ گندم اور کپاس کے کھجور۔ نارنگی اور مختلف قیمتی پھلدار درختوں کے بڑے کثرت سے باغات لگ سکتے ہیں۔ اور گھوڑے۔ خچر اور بھیڑ بکری جس کی پشم نہایت ملائم اور قیمتی

ہوتی ہے۔ کی فارم بن سکتی ہیں۔ یہ

عجیب بات ہے

کہ چار ہزار سال ہوئے جبکہ ہندوستان سے اس ملک میں گھوڑے لائے گئے کیونکہ اس کے بیشتر تمام بار برداری جانوروں اور گدھوں کے ذریعہ ہوتی تھی۔ کیا تعجب ہے؟ کہ آج کے عربی النسل گھوڑوں کے آبا و اجداد ہند کے رہنے والے ہوں۔ (باقی دارد)

رسید زر

مس سیلسبری	عہ
بابو عمراؤ سنگھ	۱۴/ ے
مس اے رسکاٹ	۱۳/ ے
پی سموئیل۔	عہ
مسٹر عبد المسیح	عہ
مسٹر یونس روفس	۷/ عہ
مسید قادر بخش	۸/ عہ

ضرورت

۲/ عہ

ایک تجربہ کار مسیحی ماسٹر کی جو بحیثیت ہیڈ ماسٹر ایک اپر پرائمری سکول کو چلا سکے تنخواہ عہ ۳۰ اضافہ ۲۵ روپیہ ماہوار حسب لیاقت۔ درخواستیں معہ نقول اسناد بنام مشتہر پتہ ذیل پر بھیجی جائیں۔ المشتہر

ریورنڈ ڈبلیو۔ وی۔ کے۔ ٹیمز۔ علیگڈہ معہ چرچ مشن کمپاؤنڈ

ضرورت

۲/ عہ

ایک ایسے مسیحی میٹریکولیشن یا مڈل پاس شدہ کی ... [illegible] ... درخواستیں معہ اسناد ... ماسٹر ... ایم۔ ایس مڈل سکول ... جالندھر کے ... بھیجنی چاہئیں تنخواہ حسب لیاقت مبلغ ... روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کی حالت کی بنا کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی نیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک سے ہوری فی طالب علم حسب جماعت ماہواری فی طالب علم ... سرکاری شرح مستثنیات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ حصہ ہائی کے طالب علم بغرض حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں قسم قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرکوال کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔ کرو کو نرل فی ... جن رکشا ... تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے جاپتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسز کیلب۔

چندہ سالانہ ۸/ اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۸/ ہوگا۔ فی کاپی ۳/ المشتہر ای ایم ویری ڈی ڈی لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں قسم قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اینڈ نارتھ انڈیا سوسائٹی کی طرف سے شایع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بھیجو بنام منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودھیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور ۱۵ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں مسیحی ایڈیٹوریل کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شایع ہوتے ہیں

چندہ سالانہ حسب تعداد خریداران ۱۲/ سے لیکر عہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جمنا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	۴/ عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ "	ے
غیر ممالک سے " "	۱۳/ ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ¼ حصہ	۸/ ے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	ھ
پورا صفحہ	ھ	صعہ	ماھ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برادرز چھپا۔